انسائیکلوپیڈیا

نہ دعویٰ علمِ عرفانی کا اور نہ دین کا چرچہ
نمازوں کی کوئی حاجت نہ سجدوں کا کوئی خرچہ
نہ خُطبے ممبروں سے اور نہ اذکارِ لاطائل
نہ فکر و جستجو میں بحث و تنبیہیں کہیں حائل
نہ فتوے کفر کے نئے نار و دوزخ کی کہیں دھمکی
جو قسمت علم کی چمکی تو اِن اوراق میں چمکی
خُلاصہ علم کا حاصِل ہے جمع تیس جِلدوں میں
خبر جس کی نہیں ملتی کہیں فرضی بہشتوں میں
یہ وہ بنیادِ فکر و صد شعورِ زندگانی ہے
عرَق ریزی پہ حیراں جسکی ، چشمِ آسمانی ہے
حدیثیں اس میں اور نہ آیت اللہؤں کے بہکاوے
نہ تسبیحیں ، چُغے ، اور نہ لبادے اور نہ پہناوے
یہاں جو جمع ہیں افکار سب ہیں قابلِ تصدیق
نہ قیل و قال و تاویلات کردیں فکر کو جو ضیق
اِن علمی کاوشوں میں علم کا اک بحر ہے ایجاد
کہ جسکی موجِ فکری پر چلی ہے اک سنہری باد
ہے مخزن لاکھ تحریرات و تصدیقات کا قائم
کہ جسکی شمع روشن کررہی ہے فکر کو دائم
اسی باغِ عدن میں چہل قدمی کیجیے دن رات
چُنیں وارِدؔ کی طرح اس زمینِ علم کی سوغات

25 November 2010
Rochdale

انسائیکلوپیڈیا: علیشان زیدی وارِدؔ